خبر و نظر

مئی 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

- پاکستانی بچوں کیلئے تعلیمی کھلونے
- خاتون ارکانِ پارلیمنٹ کے اعزاز میں استقبالیہ
- پہلے مسلم امریکی رکنِ کانگریس

سفیرِ امریکہ کی نئے وفاقی وزراء سے ملاقاتیں

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اسلام آباد میں وفاقی وزیر بجلی و پانی راجہ پرویز اشرف سے ملاقات کررہی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن راولپنڈی میں وزارت دفاع کے دفتر میں وزیر دفاع چودھری احمد مختار سے ملاقات کررہی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر اسحٰق ڈار سے اسلام آباد میں ملاقات کررہی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اسلام آباد میں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات شیری رحمٰن سے تبادلہ خیال کررہی ہیں۔ تصویر میں شعبہ امور عامہ کی افسر کے ویب میفیلڈ بھی نمایاں ہیں۔

خبرونظر

مئی 2008ء
شمارہ نمبر 5

ایڈیٹران چیف
الیز بتھ اوکولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر
میگن ایلس

شائع کردہ
شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 2080000 -051
فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
www.islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن
سید شعیب بخاری

طباعت
کلاسیکل پرنٹرز، اسلام آباد

اردو سرورق
اقراء مدینۃ العلم میں کمسن طالبعلم امریکی کمپنی ایکشن پراڈکٹس انٹرنیشنل کی جانب سے پیش کئے گئے تعلیمی کھلونوں سے کھیل رہے ہیں۔

فہرستِ مضامین

04 قارئین "خبرونظر" کے خطوط

05 سفیر پیٹرسن کا انسدادِ دہشت گردی کے تربیتی پروگرام میں پاک امریکہ اشتراکِ عمل کو خراج تحسین

06 تعلیمی کھلونوں نے پاکستانی بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر دی

09 یوایس ایڈ کی جانب سے کم آمدن کے حامل کاروبار کیلئے مائیکروفنانس کے منصوبہ کی کامیاب تکمیل

10 میں اجتماعی بھلائی کیلئے کام کرنے پر یقین رکھتا ہوں: رکن کانگریس کیتھ ایلی سن

12 لاہور فوٹو گیلری

13 پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے یوایس ایڈ کی مدد

14 یوایس ایڈ کے زیر اہتمام قومی وصوبائی اسمبلیوں کے نئے ممبران کی تربیت

16 ضلع باغ میں صحت کے شعبہ میں کام کرنیوالے عملے کی خدمات کا اعتراف

17 واشنگٹن میں خواتین ماہرین قانون کی گول میز کانفرنس

18 نوجوانوں کے تبادلہ اور تعلیم کا پروگرام۔۔۔ایک قیمتی تجربہ

20 پاکستان نے خواتین رہنماؤں کی راہ میں حائل رکاوٹیں توڑ دیں: سفیر پیٹرسن

قارئینِ "خبرونظر" کے خطوط

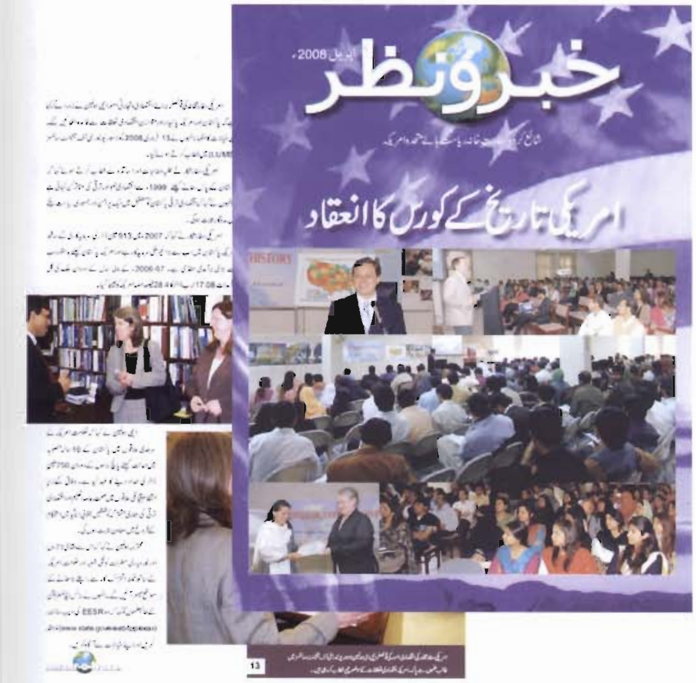

باقاعدگی سے

ماہنامہ ''خبرونظر'' ہرمہینہ باقاعدگی سے مل جاتا ہے۔ ہرشمارہ کو پہلے سے بہتر پایا۔ اگر امریکہ کے جغرافیہ، مصنوعات، اورمختلف مذاہب کے حوالہ سے اقلیتوں کے تعارف پرمبنی ایک سلسلہ باقاعدگی سے شروع کر دیا جائے تو قارئین کے لئے بہت مفید ہیگا۔

محمد شفیق اعوان، اٹک

پہلے سے بہتر

گزشتہ کئی برسوں سے ''خبرونظر'' کا قاری ہوں۔ اب جریدے کا گیٹ اپ اور مواد دونوں پہلے سے زیادہ بہتر اور زیادہ معلوماتی اور پُرکشش نظر آتے ہیں۔

رشید وارثی، کراچی

منفرد مجلّہ

''خبرونظر'' ایک منفرد مجلّہ ہے۔ یہ رسالہ انتہائی معلوماتی اور بہترین مضامین پر مشتمل ہے۔ امریکہ اور امریکی عوام جس طرح پاکستان کے غریب اور مظلوم عوام کی زندگی کے ہرشعبہ میں مدد کررہے ہیں وہ انتہائی قابلِ ستائش ہے۔

محمد ہاشم کاکڑ، پشین

ایک کوشش

مارچ کے شمارے میں امریکی ارکانِ کانگریس اور سفارتی اہلکاروں کا پاکستانی انتخابات کے جائزہ کے حوالے سے رپورٹ پڑھی۔ میرا خیال ہے کہ یہ امریکہ اور پاکستان کے مابین خوشگوار تعاون اور معاونت کی ایک مثال اور جمہوری اقدار کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ''خبرونظر'' کی اشاعت سے میرے جیسے بہت سے طالبعلم مستفید ہوتے ہیں خصوصاً بین الاقوامی تعلقات کے طالبعلموں کو بہت ساری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

سید منصور عابدی منصور، سکھر

دلچسپی کی حامل بات

مارچ کا شمارہ بھی وقتِ مقررہ پر ملا۔ یہ شمارہ خاص طور پر الیکشن اور تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل تھا۔ یہ بات قارئین کے لئے یقینی طور پر دلچسپی کی حامل تھی کہ امریکی بھی ہماری طرح 'رضائی' کو اپنی زندگی میں شامل کئے ہوئے ہیں۔

آصف انصاری، کوٹری

خوبصورت مضمون

''خبرونظر'' باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ پاکستان میں فروغ تعلیم میں کوشاں امریکی اطلاعات کے مراکز ایک خوبصورت اور معلوماتی مضمون تھا۔ اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ امریکی لائبریری آف کانگریس کے بارے میں بھی کوئی تفصیلی مضمون شائع کریں تو میرے جیسے طالبعلموں کے لئے بہت مفید ہوگا۔

میاں مظفر احمد، خانیوال

انسدادِ دہشت گردی کے تربیتی پروگرام میں پاک امریکی اشتراک عمل

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن، سیکریٹری داخلہ سید کمال شاہ اور کمانڈنٹ پنجاب پولیس کالج ڈاکٹر وسیم کوثر پنجاب پولیس کالج میں گارڈ آف آنر کا معائنہ کر رہے ہیں۔

پاکستان میں امریکہ کی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے ''پاکستان اور امریکہ کے درمیان دہشت گردی کی روک تھام کے لئے کامیاب اشتراک عمل'' کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ ''اس وقت پاکستان میں اس سے بڑھ کر کوئی اہم کام نہیں ہو سکتا کہ دہشت گردی کی لعنت کا خاتمہ کیا جائے۔''

وہ 20 مارچ 2008ء کو اسلام آباد میں ''اہم شخصیات کی حفاظت کا کورس'' مکمل کرنے والوں کی گریجوایشن تقریب سے خطاب کر رہی تھیں۔

تین ہفتے کے اس کورس کا اہتمام امریکہ کے اسٹیٹ ڈپلومیٹک سیکورٹی سروس کے انسداد دہشت گردی پروگرام ATA اور پنجاب پولیس کالج نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ امریکی ماہرین اور پاکستان کے اُن ماہرین نے، جو اس سے پہلے تربیت حاصل کر چکے ہیں، مشترکہ طور پر اس کورس کے شرکاء کو تربیت دی۔

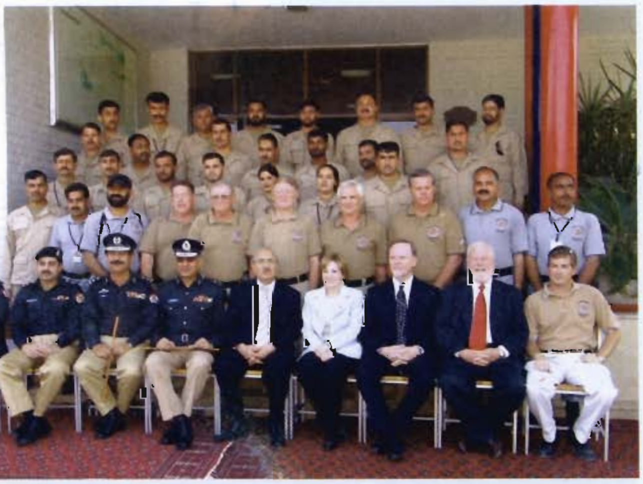

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن، سیکریٹری داخلہ سید کمال شاہ اور کمانڈنٹ پنجاب پولیس کالج ڈاکٹر وسیم کوثر، امریکی سفارتخانہ کے ریجنل سیکورٹی آفیسر رینڈال بینیٹ اور اے ٹی اے کے جناب رابرٹ تربیتی پروگرام کے اساتذہ اور فارغ التحصیل طالبعلموں کے ساتھ۔

سفیر امریکہ نے کہا: ''مٹھی بھر گمراہ عناصر کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اعتدال پسند اکثریت کو پاکستان کے خوشحال اور جمہوری مستقبل کی تعمیر سے روکیں۔ ہماری حکومت، پاکستان کی حکومت کے اس نصب العین سے پوری طرح متفق ہے کہ دہشت گرد تنظیموں اور دہشت گردوں کا سراغ لگایا جائے گا، انھیں شکست دی جائے گی، گرفتار کیا جائے گا اور عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔''

انسداد دہشت گردی کا تربیتی پروگرام ATA کسی بھی ملک میں سیکورٹی کی صورتحال سے انتہائی موثر طور پر نمٹنے کے لئے تربیت، ساز و سامان اور ٹیکنالوجی فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں یہ پروگرام 2003 سے چل رہا ہے۔ اس پروگرام کے کورس میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے کہ اہم شخصیات اور تنصیبات کو حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا طریقہ کار اور انتظام کیا جانا چاہئے۔

سفیر امریکہ نے تربیت مکمل کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''آپ باہمت اور نڈر لوگ، جس طرح کے خطرات کا مقابلہ کریں گے، شائد کسی اور ملک میں ایسے خطرات نہ ہوں۔ ہمیں ہر روز پاکستان کی پولیس اور سیکورٹی فورسز کے کارناموں کا علم ہوتا رہتا ہے، جو خودکش بم دھماکوں اور دوسرے حملوں کی روک تھام کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ میں آپ کے جذبے کی داد دیتی ہوں کہ آپ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں صف اول کے سپاہیوں کی طرح خدمات سرانجام دینے کے لئے اس کورس میں شرکت کی۔''

سفیر نے پاکستان کی وزارت داخلہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کردار کو بھی سراہا اور کہا کہ ''ان کے مکمل تعاون، نقل و حرکت کے لئے مدد کی فراہمی اور حوصلہ افزائی'' کے بغیر یہ کورس کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

تقریب میں سفیر امریکہ کی آمد پر انھیں اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سید کمال شاہ کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ بعد میں کورس کے 23 شرکاء کو ''اہم شخصیات کی حفاظت کا کورس'' مکمل کرنے پر سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

تعلیمی کھلونوں نے پاکستا
مسکراہٹ بکھیر دی

حال ہی میں لاہور اور کراچی میں امریکی قونصل خانوں نے بچوں میں تعلیمی کھلونے تقسیم کیے، جنھیں پا کر بچے بہت خوش ہوئے۔ یہ کھلونے فلوریڈا کی تعلیمی کھلونے بنانے والی ایک کمپنی ''ایکشن پروڈکٹس انٹرنیشنل'' (API) نے بطور عطیہ دیئے۔ یہ کھلونے مس این اسٹون نے بھجوائے تھے، جو API کے بورڈ کی ممبر ہیں۔ وہ سماجی حقوق کی علمبردار ہیں اور انھوں نے اکتوبر 2007 میں محکمہ خارجہ کی سرپرستی میں خواتین کے حقوق اور سماجی خدمات کے موضوع پر اظہار خیال کی غرض سے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ پاکستان میں ان کی بچوں سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ وہ ان بچوں کی صلاحیتوں سے بہت متاثر ہوئی تھیں اور انھوں نے ان کی مدد کی غرض سے ان کے لئے API کی طرف سے تعلیمی کھلونے بھجوائے۔

5 اپریل کو امریکی قونصل جنزل کے۔اینسکی، افسر امور عامہ کیرن والٹر ڈیوس اور امریکی میرینز نے کراچی کے ڈان باسکو ہوم کے بچوں میں تعلیمی کھلونے، کپڑے اور اسکول میں استعمال ہونے والا سامان تقسیم کیا۔ لاہور کے امریکی قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور افسر امور عامہ ٹریسی میل نے 10 اپریل کو مدرسہ مدینۃ العلم کے طلبا کو یہ تعلیمی کھلونے دیئے۔ بچے یہ کھلونے پا کر بہت خوش ہوئے اور انھوں نے اپنے مہمانوں کے اعزاز میں خیر مقدمی رقص کیا۔ لاہور میں اس تقریب کی کوریج کرنے والے ایک صحافی نے کہا ''اس طرح کی تقریب کی خبر اخبار کے صفحہ اول پر شائع ہونی چاہئے''۔

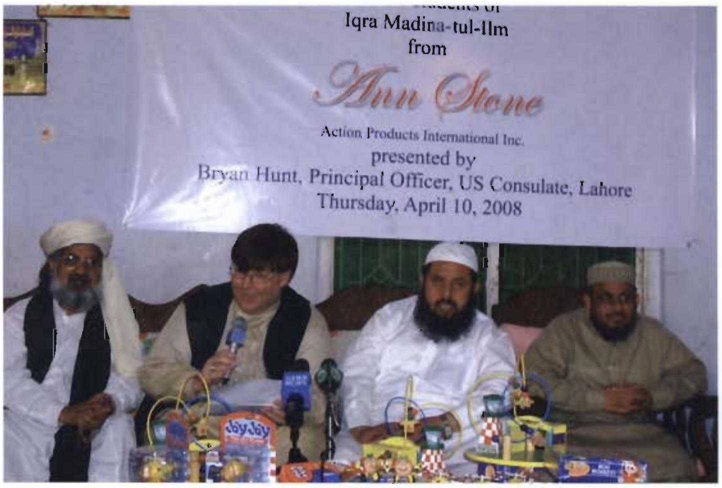

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اقراء مدینۃ العلم کے طالب علموں کو کھلونوں کا تحفہ پیش کرنے کے بعد اظہار خیال کر رہے ہیں۔ یہ کھلونے ایک امریکی فرم ایکشن پراڈکٹس انٹرنیشنل کی جانب سے تحفتاً پیش کئے گئے ہیں۔

کراچی میں امریکی قونصل جنزل کے ایل اینسکی ڈان باسکو ہوم کے ننھے طالبعلموں کے ساتھ محو رقص ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کی امور عامہ کی افسر کیرن والٹر ڈیوس اور ڈان باسکو ہوم کے ننھے طالب علم۔

ایکشن پراڈکٹس انٹرنیشنل کی مالک این سٹون گزشتہ برس مدینۃ العلم کے دورہ کے موقع پر۔

نی بچوں کے چہروں پر

تقریب کا آغاز دو بچیوں کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد پرائمری کلاس کے چھ بچوں نے خیر مقدمی رقص کیا۔ اس کے بعد پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے اردو میں بچوں سے خطاب کی، جسے طلبا اور اساتذہ نے بہت پسند کیا اور بڑی دلچسپی سے سنا۔

کراچی میں قونصل جنرل کے۔ایل۔ اینسکی نے ڈان باسکو ہوم کے بچوں میں کپڑے، تعلیمی سامان اور تعلیمی کھلونے تقسیم کرنے کی تقریب میں ''پاکستان اور امریکہ کے درمیان امن اور بھائی چارے'' کی اہمیت واضح کی۔

قونصل جنرل نے کہا کہ بہت سے بچے مشکل گھریلو حالات کی وجہ سے یہاں پڑھنے آئے ہیں، کیونکہ انھیں کسی اور جگہ معیاری تعلیم کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔ ان کی تعلیم و تربیت میں عام لوگوں کی شرکت سے ان کے اندر اور عام لوگوں کے درمیان مضبوط رشتے استوار ہوتے ہیں۔

کراچی کے امریکی قونصل خانے کے میرینز اور قونصل جنرل اینسکی نے اس تقریب میں لنچ بھی کیا اور بچوں کے کھیلوں بھی حصہ لیا۔

اقراء مدینۃ العلم میں کمسن طالبعلم امریکی کمپنی ایکشن پراڈکٹس انٹرنیشنل کی جانب سے پیش کئے گئے تعلیمی کھلونوں سے کھیل رہے ہیں۔

قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے بچوں کو کھلونے دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ'' ان کھلونوں کی بدولت اقرا مدینۃ العلم کے طلبا کی ذہنی صلاحیتوں اور ہاتھ سے کام کرنے کی ان کی صلاحیتوں کو جلا ملے گی۔ یہ کھلونے مس این اسٹون کی طرف سے تحفہ ہیں، جنھوں نے گزشتہ سال اکتوبر میں مدرسہ کا دورہ کیا تھا اور بچوں کی ذہانت سے بہت متاثر ہوئی تھیں۔''

مسٹر ہنٹ نے کہا کہ تعلیم کے علاوہ ''بچوں کو اپنی تخلیقی اور تخیلاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا موقع ملنا بھی بہت ضروری ہے۔'' انھوں نے بچوں کو کھلونوں کے بکس کھولنے میں مدد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ''وہ ان کھلونوں سے خوب لطف اندوز ہوں گے۔''

اسکول کی انتظامیہ نے تحفے کی تعریف کی، جو لکڑی کے رنگا رنگ کھلونوں کے 45 سیٹ پر مشتمل تھا۔ یہ کھلونے تخلیقی کھیل، رنگوں کی پہچان اور آنکھ اور ہاتھ کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لئے ڈیزائن کئے گئے ہیں۔

The United States Educational Foundation in Pakistan

ہیوبرٹ ایچ ہمفرے فیلو شپ 2009-2010

امریکہ میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع

Program Summary

The United States Educational Foundation in Pakistan, a bi-national commission, invites applications for the Hubert H. Humphrey Program. This non-degree program brings mid-career professionals to the United States for 10-12 months of graduate-level non-degree academic coursework and an opportunity to work for a short time with a U.S. organization in the same profession. Because a major goal of this program is to increase the mutual understanding between the people of Pakistan and the people of the United States, Humphrey fellows are expected to share their knowledge of Pakistan with colleagues, friends, and community groups in the U.S. and to share their experiences in the U.S. with comparable groups in Pakistan on their return home. A high priority for this program are those involved in the Administration of Science and Technology Education.

Grant Benefits

The grant funds tuition, airfare, a living stipend, and health insurance. USEFP will assist with the visa process.

Eligibility

Successful applicants must be committed to serving Pakistan in the public, NGO or private sector. They must be Pakistani citizens with a minimum of five years progressively responsible professional/work experience following the Master's degree and a guarantee of re-employment upon return to Pakistan. They must possess a high level of fluency in spoken and written English, with a recent iBT TOEFL score of 90 or higher. Applicants should have taken the TOEFL examination by the time they submit their application. Successful candidates should be poised to assume a leadership position in their field and must have a Masters or comparable professional degree. Women, minorities, and people with disabilities are strongly encouraged to apply.

Not eligible are university teachers or researchers with no management experience or responsibilities, those who attended graduate school in the U.S. in the last seven years or who have had long-term U.S. experience within the last five years. Also ineligible are persons with a dual U.S./Pakistan nationality or who have a spouse, fiancé, parent or child over the age of 18 who is a U.S. citizen or permanent resident. Employees of the Fulbright organization, the U.S. Department of State are also ineligible.

Applications are invited from the public and private sector in the following fields:

- Agricultural Development / Agricultural Economics
- Communications / Journalism
- Substance Abuse Education / Treatment and Prevention
- Economic Development
- Educational Administration, Planning and Policy
- Finance and Banking
- HIV / AIDS Policy and Prevention
- Human Resource Management
- Law and Human Rights
- Natural Resources, Environmental Policy and Climate Change
- Public Health Policy and Management
- Public Policy Analysis and Public Administration
- Technology Policy and Management
- Prevention of Trafficking in Persons and Policy
- Urban and Regional Planning
- Teaching of English as a Foreign Language (Teacher Training or Curriculum Development)

For 2009-2010 special priority fields are:

- Science and Technology Education
- Technology Policy and Management Education
- Administration of Science and Technology Education

All application materials (original and one copy), including references, must be received by USEFP by 4:30 p.m. on June 2, 2008.

For more information or to obtain an application and guidelines, please visit our website: www.usefpakistan.org, e-mail: fulbrightapps@usefpakistan.org, or telephone: 051-11-11-USEFP (051-11-11-87337)

Application Deadline: June 2, 2008

EVENT WECONCEPTS

یوایس ایڈ کی جانب سے کم آمدن کے حامل کاروبار کیلئے مائیکروفنانس کے منصوبہ کی کامیاب تکمیل

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی یوایس ایڈ نے 28 مارچ 2008ء کو اسلام آباد میں چھوٹے پیمانہ سرمایہ کاری تک یکساں رسائی کو وسعت دینے کے منصوبہ (WHAM) کی کامیاب تکمیل پر ایک تقریب منعقد کی۔

پاکستان میں یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "گزشتہ تین برسوں کے دوران یوایس ایڈ کے اس منصوبہ کے ذریعہ پاکستان میں چھوٹے پیمانہ پر سرمایہ کاری کے شعبہ میں نئے رجحانات کی نشاندہی کی گئی اور سامنے آنے والے مسائل کے ممکنہ حل تلاش کئے گئے۔" اُنہوں نے کہا کہ "ہماری کوششوں سے مالیاتی خدمات میں توسیع ہوئی، جس سے قرض حاصل کرنے والوں کی تعداد میں تین گنا اضافہ ہوا جو 2005ء میں پانچ لاکھ تھی اور 2007ء میں بڑھ کر پندرہ لاکھ ہوگئی۔

الفت بی بی نے 160 ڈالر کے قرض کے ساتھ کوئٹہ، بلوچستان کی ایک بستی میں اپنے گھر میں ایک چھوٹی سی دکان کھولی ہے۔ اپنے خاندان کی واحد کفیل الفت بی بی کی اس وقت کی ماہانہ آمدن 35 ڈالر کے مقابلہ میں اب بڑھ کر 150 ڈالر ہوگئی ہے۔

یوایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز کم آمدن کے حامل کاروبار کے منصوبہ کے شریک کاروں کو اسلام آباد میں منعقدہ ایک تقریب میں مبارکباد پیش کررہی ہیں۔

منصوبہ کی کامیاب تکمیل پر منعقد ہونے والی تقریب میں یوایس ایڈ کی ڈائریکٹر این آرنیز اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کی گورنر ڈاکٹر شمشاد اختر نے اِس منصوبہ کے کلیدی اشتراکِ کاروں کو منصوبہ کی کامیابی میں کردار ادا کرنے پر انعامات اور اسناد تقسیم کیں۔

یوایس ایڈ کے 4.9 ملین ڈالر مالیت کے اس منصوبہ پر سٹیٹ بینک آف پاکستان اور پاکستان مائیکروفنانس نیٹ ورک کے تعاون سے شور بینک انٹرنیشنل نے عمل درآمد کیا ہے اور اس کے ذریعہ 2010ء تک پاکستان کے چھوٹے پیمانہ پر سرمایہ کاری کے شعبہ کی خدمات تیس لاکھ قرض حاصل کرنے والوں تک پہنچ جائے گی۔ اس منصوبہ پر تجارتی بینکوں اور مائیکروفنانس اداروں کے ساتھ مل کر کام کیا گیا تاکہ انتہائی چھوٹے، چھوٹے اور درمیانہ درجہ کے کاروبار کی ضروریات کو پورا کیا جائے اور مائیکروفنانس اور تجارتی بینکنگ کے درمیان خلیج کو دُور کیا جائے۔

اس منصوبہ کے ذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان، اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک، کریسنٹ کمرشل بینک، کشف فاؤنڈیشن، تعمیر مائیکروفنانس، نیشنل رُورل سپورٹ پروگرام، اثاثہ، فرسٹ مائیکروفنانس بینک اور خوشحالی بینک کو مشاورت اور تربیت دی گئی اور ٹیکنالوجی فراہم کی گئی۔

چھوٹے پیمانہ پر سرمایہ کاری تک یکساں رسائی کو وسعت دینے کے منصوبہ کیلئے اعانت امریکہ کی جانب سے پاکستان کو فراہم کی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر مالیت کی امداد کا حصہ ہے، جس کے تحت پانچ برسوں کے دوران اقتصادی ترقی، تعلیم کے فروغ، صحت عامہ اور حکمرانی کو بہتر بنانے اور اکتوبر 2005ء میں آنے والے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیرنو کے کاموں میں اعانت کی جائے گی۔

پاکستان مسلم جمہوریت کی مثال بن سکتا ہے۔

امریکی کانگریس کے پہلے مسلمان ممبر کی ''خبرونظر'' سے گفتگو

امریکی کانگریس کے ممبر کیتھ ایلیسن امریکی ایوان نمائندگان میں ڈسٹرکٹ آف منی سوٹا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ 4 جنوری 2007 کو اس عہدے پر فائز ہوئے۔ کیتھ ایلیسن ڈیٹرائیٹ ،مشی گن میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔ انھوں نے 1986 میں وین اسٹیٹ یونیورسٹی سے معاشیات میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ 1987 میں وہ منی سوٹا چلے گئے، جہاں انھوں نے یونیورسٹی آف منی سوٹا کے لاء اسکول میں داخلہ لے لیا اور 1990 میں قانون کی ڈگری حاصل کی۔ وہ اوران کی اہلیہ ،کم نے ، جوایک ہائی اسکول میں ریاضی کی استاد ہیں ، منی سوٹا کو اپنی جائے سکونت بنالیا ہے ، جہاں وہ اپنے چار بچوں کی پرورش کررہے ہیں۔

کیتھ ایلیسن کا تعلق ڈیموکریٹک فارمر لیبر پارٹی سے ہے۔ وہ امریکی کانگریس کے لئے منتخب ہونے والے پہلے مسلمان ممبر ہیں۔ وہ پہلے افریقی نژاد امریکی بھی ہیں، جو منی سوٹا سے ایوان نمائندگان کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ ایلیسن امریکہ میں مسلمانوں کے حقوق کے لئے قومی سطح پر سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ وہ ایوان نمائندگان کی مالیاتی خدمات کمیٹی اور عدالتی کمیٹی کے رکن ہیں۔ وہ امریکی کانگریس کے اس چھ رکنی وفد میں شامل تھے، جس نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ کیا۔ اسلام آباد میں قیام کے دوران انھوں نے ''خبرونظر'' سے گفتگو کی۔ ان کی گفتگو پیش خدمت ہے:

امریکی رکن کانگریس کیتھ ایلی سن سپیکر کانگریس نینسی پیلوسی کے ہاتھوں ایوان کی رکنیت کا حلف اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے امریکی صدر تھامس جیفرسن کے قرآن مجید کے نسخہ پر ایوان کا حلف اٹھایا تھا جو امریکی آئین میں مذہبی آزادی اور مختلف مذاہب کے پیروکاروں کی جانب سے امریکی معاشرہ کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے کے ورثہ کی ایک علامت ہے۔

انتخاب کے لئے میری نامزدگی:

گزشتہ 30 سال سے امریکہ میں عام آدمی کی اجرت میں بڑی حد تک جمود پایا جاتا ہے۔ تقریباً 5 کروڑ لوگوں کو علاج معالجے کیلئے بیمے کی سہولت حاصل نہیں۔ میں نے یہ سوال اٹھائے اور کہا کہ ہمیں امریکی دولت کو از سر نو تقسیم کرنا ہوگا، تاکہ متوسط طبقے کو اس میں زیادہ حصہ مل سکے۔ لوگوں نے میرے اس خیال کو پسند کیا، جس کے نتیجے میں پارٹی نے مجھے ٹکٹ دیا۔

میرا مسلمان ہونا:

جب مجھے پارٹی ٹکٹ ملا تو میرے مذہب کا سوال بھی اٹھا۔ چند لوگوں نے میرے مخالفین سے ملنا شروع کردیا اور میرے خلاف پروپیگنڈہ کیا، لیکن زیادہ تر لوگوں نے اسے نظر انداز کیا اور میں ابتدائی نامزدگی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ میرا سیاہ فام ہونا اتنا بڑا مسئلہ ثابت نہیں۔ نسل کے مقابلے میں مذہب کے حوالے سے زیادہ تنقید کی گئی۔ مثال کے طور پر میرے ایک ری پبلیکن حریف نے یہ شوشہ چھوڑا کہ میں دہشت گرد ہوں۔ اسی طرح ایک موقع پر، جب میں قومی ٹی وی پروگرام میں حصہ لے رہا تھا تو میزبان نے مجھ سے کہا کہ آپ ثابت کریں کہ آپ امریکہ کے دشمنوں سے ملے ہوئے نہیں ہیں۔ لیکن اس طرح کی تنقید کے باوجود لوگوں کی بڑی تعداد نے میرے حق میں ووٹ دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بلا امتیاز سب لوگوں کی خدمت کرنے کا قائل ہوں۔

کیا میں مسلم رہنما ہوں؟

حقیقت یہ ہے کہ میں کوئی مسلم لیڈر نہیں ہوں۔ میں نے زندگی میں کبھی جمعہ کا خطبہ نہیں دیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں۔ ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز پڑھنے بھی جاتا ہوں۔ رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں اور حج کرنے کا بھی ارادہ رکھتا ہوں، لیکن ان تمام باتوں کے باوجود میں کوئی مذہبی لیڈر نہیں ہوں۔ میں محض ایک سیاسی لیڈر اور ایک مسلمان ہوں۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں اس قرارداد کو منظور کرانے میں پیش پیش تھا، جس میں احترام رمضان کا اعتراف کیا گیا۔ یہ امریکی کانگریس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے اس طرح کی کوئی قرارداد منظور نہیں کی گئی۔ میں نے کیپیٹل ہل میں افطار پارٹی کا بھی اہتمام کیا، جس میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے اور میرا خیال ہے کہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ لوگ شریک ہوں گے۔ افطار پارٹی میں شرکت کرنے والے زیادہ تر لوگ غیر مسلم تھے۔ ہم نے غیر مسلموں عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی مدعو کیا تھا تاکہ ان سے بہتر تعلقات قائم ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ الیکشن میں میری کامیابی تمام مسلمانوں کو (جن کی تعداد تقریباً 80 لاکھ ہے) اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ سیاست میں آئیں اور اپنی جگہ بنائیں۔ میں سمجھتا ہوں میرا انتخاب امریکہ میں غیر مسلموں کے لئے بھی اشارہ ہے کہ مسلمان بھی عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں جو اپنی اولاد، والدین اور امن وامان کو عزیز رکھتے ہیں۔

بازسب کی خدمت کرنے کا قائل ہوں:
ں کیتھ ایلیسن

پاکستان کا مستقبل:

میں پاکستان کے مستقبل کے بارے میں بہت پُر امید ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں جمہوریت کا مستقبل بہت اچھا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے مسلم جمہوریت کی مثال بن سکتا ہے۔

مسلمان نوجوانوں کے لئے میرا پیغام:

دیکھئے، حضرت محمد ﷺ نے اسلام کا پیغام عام کرنے کے لئے جتنے مصائب برداشت کئے، شاید کسی اور نے نہیں کئے ہوں گے۔ ان کی زندگی خطرات سے پُر تھی، لیکن انھوں نے صبر، شکر اور ثابت قدمی سے کام لیا اور کسی کے خلاف جوابی کارروائی نہیں کی۔ کسی کی نفرت اور غصے کا جواب نہیں دیا۔ کسی سے انتقام نہیں لیا۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ غصے، نفرت اور انتقام سے دور رہے اور ہمیشہ حق و انصاف کو سر بلند رکھا۔ آپ کی سیرت ہمیں بتاتی ہے کہ ہم غصے کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دیں، دوسروں کو الزام نہ دیں، اپنی ذات کی اصلاح کریں، صبر و تحمل سے کام لیں، اللہ سے دعا کریں، اپنی خداداد صلاحیتوں کو نکھاریں، سخت محنت کریں اور سب کی بھلائی کے لئے کام کریں تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر آپ دوسروں کو موردالزام ٹھہراتے ہیں یا امریکہ یا کسی اور کو اپنے مسائل کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو آپ اپنے حالات بہتر بنانے کی ذمہ داری نبھانے کے قابل نہیں رہتے۔ لہٰذا مسلمان نوجوانوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ محنت سے کام کریں، دوسروں کو اپنا دوست بنائیں اور مخالفین کے معاملے میں فراخدلی سے کام لیں تو انشاءاللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

رکن کانگریس کیتھ ایلی سن اور امریکی کانگریس کے دیگر ارکان پورٹ قاسم میں پاک امریکہ انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی پراجیکٹ کے دورہ کے موقع پر بندرگاہ کے حکام کے ہمراہ۔

رکن کانگریس کیتھ ایلی سن اور ان کا وفد کراچی شہر کے ناظم مصطفیٰ کمال سے ملاقات کرنے کے لئے آرہا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ:

میں سمجھتا ہوں مذاکرات اور افہام و تفہیم کے ذریعے اکثر حالتوں میں جنگ سے بچا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں، جب جنگ ناگزیر ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم مذاکرات کی راہ اختیار کریں اور غیر فوجی اقدامات پر زور دیں تو ہم قیمتی جانوں کے ضیاع کے بغیر بھی مسائل حل کر سکتے ہیں۔

میرا دورہ پاکستان:

میرا پاکستان کا دورہ بہت اچھا رہا ہے۔ میں یہاں بہت متاثر ہوا ہوں۔ پاکستان سے میرا رابطہ امریکہ میں استوار ہوا، کیونکہ وہاں میرے ایسے بہت سے دوست ہیں، جو پاکستان میں پیدا ہوئے تھے یا ان کے آباؤ اجداد پاکستان سے آئے تھے۔ یہ لوگ پاکستان سے گہری محبت رکھتے ہیں۔ انھوں نے مجھے دنیا میں پاکستان کی اہمیت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، جس کی 16 کروڑ آبادی ہے۔ وہ ایک ایٹمی قوت ہے۔ اس کی اپنی روایات ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ امریکہ اور مغرب کے لوگ پاکستان کو زیادہ بہتر طور پر سمجھیں۔

لاھور فوٹو گیلری

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ پنجابی صوفی شاعر حضرت شاہ حسینی کے سالانہ عرس کے موقع پر مزار حاضری دے رہے ہیں۔ یہ عرس عام طور پر میلہ چراغاں کے نام سے معروف ہے۔ عرس کے پہلے روز مقامی تعطیل ہوتی ہے۔ حضرت شاہ حسینی پنجابی شاعری میں کافی کی صنف کے بانی تصور کیے جاتے ہیں۔

لاہور ایوان صنعت وتجارت کے صدر محمد علی میاں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ کو آئی ٹی فیئر کے موقع پر سووینئر پیش کر رہے ہیں۔ ایوان کے سینئر نائب صدر میاں مظفر علی اور نائب صدر شفقت سعید پراچہ بھی اس موقع پر موجود ہیں۔

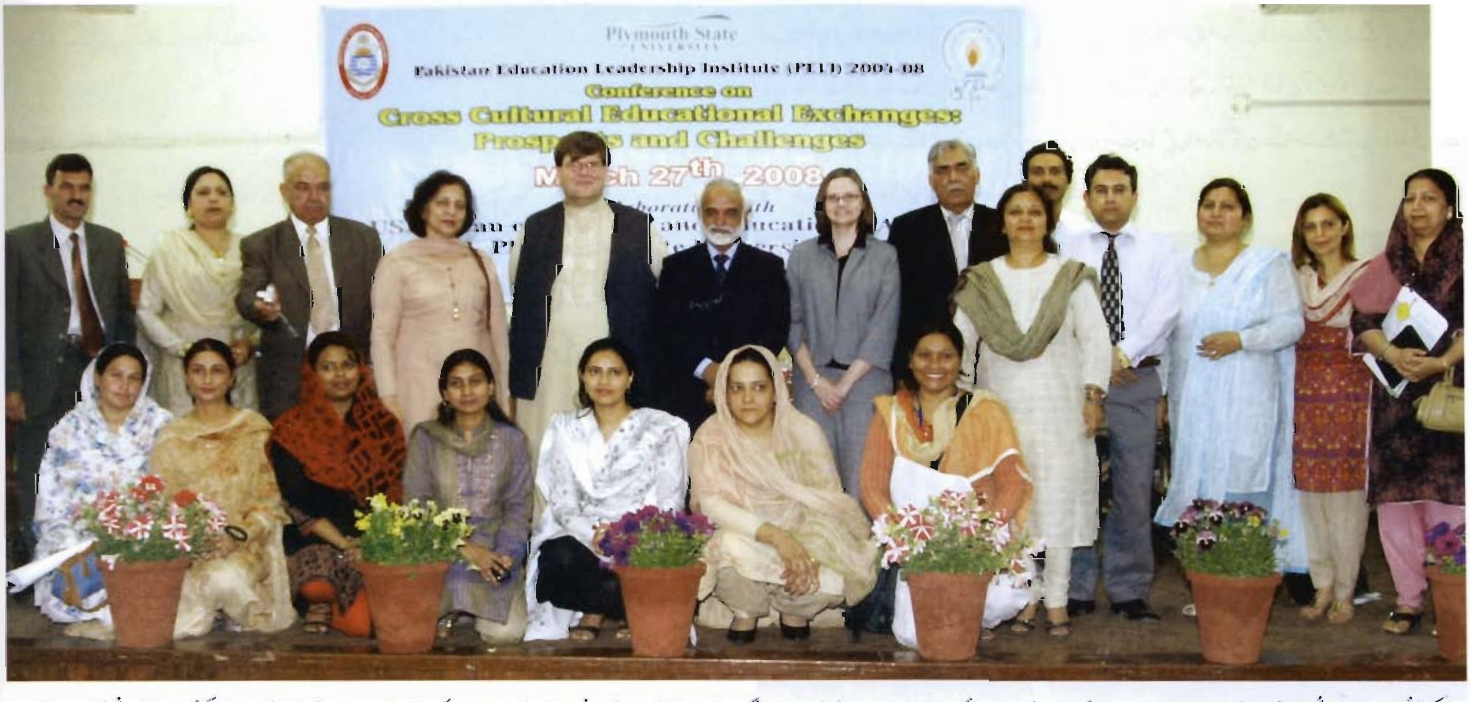

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور شعبہ امور عامہ کی افسر ٹریسی میل پلائی ماؤتھ اسٹیٹ یونیورسٹی کے تبادلہ پروگرام کے سابق شرکاء پاکستانی اساتذہ کے ہمراہ۔ پلائی ماؤتھ اسٹیٹ یونیورسٹی کے پاکستان ایجوکیشن لیڈرشپ انسٹی ٹیوٹ کے 30 سابق طالبعلم اور 35 دیگر اساتذہ نے مخلوط ثقافتی تبادلے: پاکستان اور امریکی شعبہ تعلیم وثقافت کے موضوع پر ایک روزہ کانفرنس میں شرکت کی۔ پاکستان ایجوکیشن لیڈرشپ انسٹی ٹیوٹ پروگرام کا آغاز 2004ء میں کیا گیا جس کے تحت 80 پاکستانی گریجویٹس تیار ہو چکے ہیں اور اس پروگرام کا انتظام وانصرام ادارہ تعلیم وآگہی کر رہا ہے۔

یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز اسلام آباد میں مقامی آبادیوں کو صاف پانی اور صفائی ستھرائی کی عادات کے بارے میں آگہی کے لئے ایک غیر سرکاری تنظیم کے نمائندہ کو گرانٹ کی دستاویز دے رہی ہیں۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے یو ایس ایڈ کی مدد

امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے ادارے (یو ایس ایڈ) نے 20 مارچ 2008ء کو 20 مقامی غیر سرکاری تنظیموں کو گرانٹس دیں۔ یہ رقم ملک کے 10 ضلعوں اور دو قبائلی ایجنسیوں میں لوگوں کو پینے کے صاف پانی اور حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہ کرنے پر خرچ کی جائے گی۔

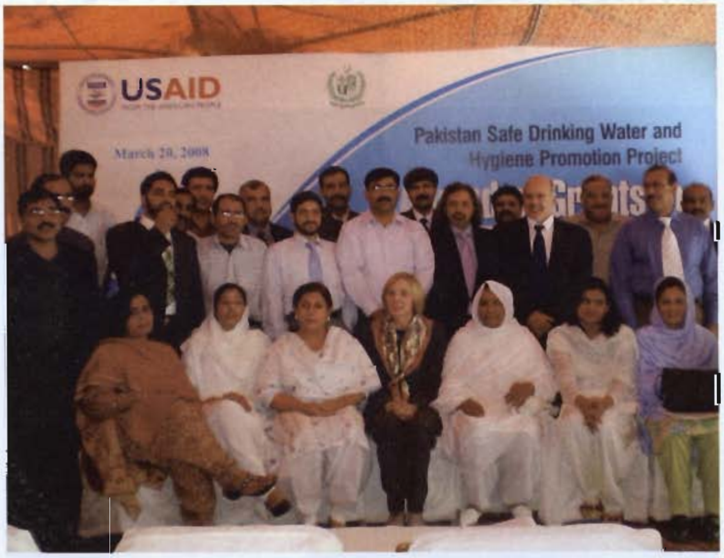

یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز مقامی آبادیوں کو صاف پانی اور صفائی ستھرائی کی عادات کے بارے میں آگہی کیلئے گرانٹ حاصل کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ

یو ایس ایڈ/ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیس نے اس موقع پر کہا کہ پاکستان میں بچوں کی 60 فیصد بیماریوں کا سبب پانی اور صفائی ستھرائی کے ناقص انتظامات ہیں۔ پاکستان میں ہر سال پانچ سال سے کم عمر کے 230,000 بچے اسہال کے باعث موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے یو ایس ایڈ، پاکستان کے لوگوں کی مدد کر رہا ہے تاکہ انھیں پینے کا صاف پانی دستیاب ہو اور وہ حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہی حاصل کرسکیں۔

غیر سرکاری تنظیموں کو جو گرانٹ دی جا رہی ہے، وہ پاکستان میں پینے کے صاف پانی اور حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہی کے بارے میں یو ایس ایڈ کے 17.9 ملین ڈالر کے منصوبے کا حصہ ہے۔ اس تین سالہ منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت پاکستان کا ہاتھ بٹایا جائے اور مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ حکومت پاکستان نے پانی صاف کرنے کے جو پلانٹس لگائے ہیں، ان کی مناسب دیکھ بھال ہوتی رہے۔

ان گرانٹس سے سکھر، جعفر آباد، ڈیرہ غازی خان، خانیوال، اوکاڑہ، باغ، راولاکوٹ، نیلم، کوہستان، اپر دیر، باجوڑ ایجنسی اور کرم ایجنسی میں صاف پانی کی فراہمی اور صفائی ستھرائی کے انتظامات میں بہتری لانے میں مدد ملے گی۔

پاکستان میں صاف پانی اور حفظان صحت کے منصوبے کے لئے مدد دینے کا یہ پروگرام 1.5 ارب ڈالر کی حکومت امریکہ کی اس امداد کا حصہ ہے، جو وہ پاکستان کو پانچ سال کے عرصہ کے دوران فراہم کر رہی ہے اور جس کا مقصد اقتصادی ترقی کی رفتار تیز کرنا، تعلیم، صحت اور نظم و نسق کے شعبوں میں بہتری لانا اور زلزلہ زدہ علاقوں کو بحال کرنا ہے۔

یو ایس ایڈ کے زیر اہتمام قومی وصوبائی اسمبلیوں کے نئے ممبران کی تربیت

یوایس ایڈ کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کرسٹوفر شیلڈز تربیتی نشست سے خطاب کررہے ہیں۔

امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے ادارے نے مارچ اور اپریل کے دوران اسلام آباد میں پاکستان کی قومی اسمبلی اور کراچی اور لاہور میں صوبائی اسمبلیوں کے نئے ممبروں کے لئے ایک تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا۔ یہ تربیتی پروگرام پاکستان میں قانون سازی کے عمل کو مستحکم کرنے کے 7.8 ملین ڈالر کے یوایس ایڈ کے منصوبے کا حصہ ہے۔

اس موقع پر یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے 20 مارچ کو اسلام آباد میں نئے منتخب ممبروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یوایس ایڈ تین سال سے زیادہ عرصے سے پاکستان کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور تمام پارٹیوں کے ساتھ مل کر کام کررہا ہے تاکہ قانون ساز ممبروں کو وہ معلومات اور تربیت حاصل ہوتی رہے، جس کے ذریعے وہ اپنے حلقے کے لوگوں کی بہتر طور پر خدمت کرسکتے ہیں۔

تربیتی سیشن کے دوران نئے ممبروں کو قومی اسمبلی کے مجموعی ڈھانچے، پارلیمانی طریقہ کار اور کمیٹی سسٹم کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ یہ سیشن اُس تفصیلی تربیتی پروگرام کا حصہ تھا، جس کے ذریعے ممبروں کو قوانین کے مسودے تیار کرنے، نگرانی، انتظام وانصرام اور انفراسٹرکچر اور بجٹ کا تجزیہ کرنے کے طریقہ کار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

6 اِپریل کو کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے اینسکی نے سندھ اسمبلی کے نومنتخب ارکان کی تربیتی نشست میں شرکت کی۔ اسلام آباد سے پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار پارلیمینٹری سروسز کے اہلکاروں کی ایک ٹیم نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 18 اِپریل کو پنجاب اسمبلی کے نومنتخب ارکان سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کی جانب سے پاکستان میں جمہوری عمل کی جانب پیش رفت کی حمایت کا اعادہ کیا۔

تربیتی سیشن میں شریک خواتین ارکان اسمبلی

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ پنجاب اسمبلی کے نومنتخب ارکان سے خطاب کررہے ہیں۔

کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے اینسکی سندھ اسمبلی کے نومنتخب رکن سے مصافحہ کر رہی ہیں۔

سندھ اسمبلی کے نومنتخب اسپیکر نثار کھوڑو پیپلز پارٹی کے وزیر پیر مظہر الحق سے محو گفتگو ہیں۔

اگست 2007ء میں امریکہ کی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے لاہور میں ارکان صوبائی اسمبلی کے ہوسٹل میں پارلیمانی انفارمیشن ٹیکنالوجی ریسورس سینٹر کا افتتاح کیا تھا۔ جس کے قیام کا مقصد ارکان اسمبلی کو تحقیق اور معلومات کی فراہمی میں اعانت کرنا ہے۔

یو ایس ایڈ کے پراجیکٹ ڈائریکٹر کرسٹوفر شیلڈز نے کہا ہے کہ ان معلوماتی اور تربیتی نشستوں کے بعد ارکان کی دلچسپی کے میدانوں میں بالخصوص بجٹ سازی کے عمل، ارکان اور میڈیا کے مابین تعلقات اور ایوان کے قواعد وضوابط کے بارے میں تفصیلی نشستیں منعقد کی جائیں گی۔

پاکستان میں قانون سازی کے عمل کو مستحکم کرنے کا یو ایس ایڈ کا منصوبہ، جس پر امریکی ادارے ڈیویلپمنٹ الٹرنیٹوز انکارپوریٹڈ کے ذریعے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

سندھ کی صوبائی وزیر اطلاعات شازیہ مری تقریب میں اظہار خیال کر رہی ہیں۔

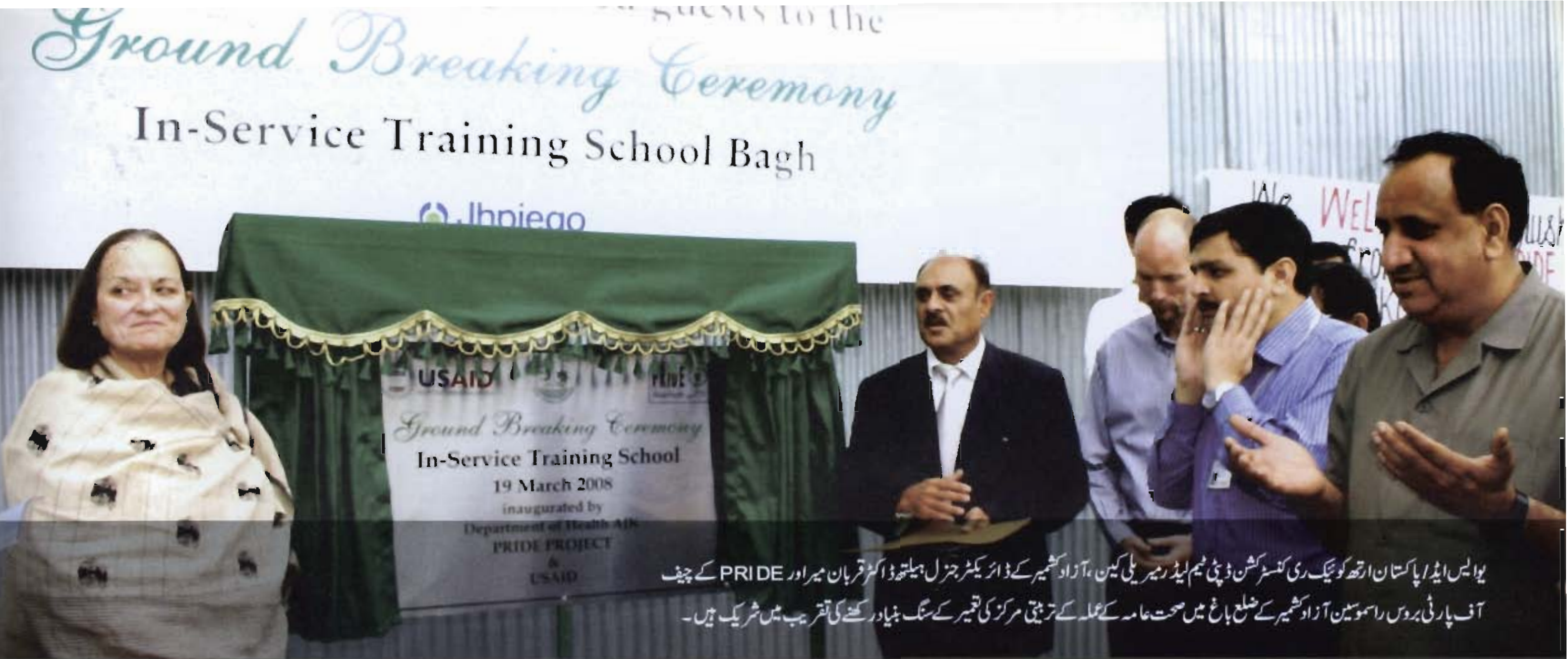

یوایس ایڈ/پاکستان ارتھ کوئیک ری کنسٹرکشن ڈپٹی ٹیم لیڈر میریلی کین، آزاد کشمیر کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ ڈاکٹر قربان میر اور PRIDE کے چیف آف پارٹی بروس راسموسین آزاد کشمیر کے ضلع باغ میں صحت عامہ کے عملہ کے تربیتی مرکز کی تعمیر کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شریک ہیں۔

ضلع باغ میں یو ایس ایڈ کے 28 ملین ڈالر کے منصوبہ صحت میں کام کرنے والے عملے کی خدمات کا اعتراف

یو ایس ایڈ/پاکستان، ارتھ کوئیک ری کنسٹرکشن ڈپٹی ٹیم لیڈر میریلی کین اور آزاد کشمیر کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ ڈاکٹر قربان میر آزاد کشمیر میں ضلع باغ میں صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرنے کے عملہ میں تعریفی اسناد تقسیم کر رہے ہیں۔

باغ میں ہونے والی یوایس ایڈ کی تقریب میں شریک مہمان۔

امریکہ کے بین الاقوامی ترقی کے ادارے (یوایس ایڈ) نے آزاد کشمیر کے ضلع باغ میں 28 ملین ڈالر کے صحت کے منصوبے (PRIDE) میں مدد دینے والے محکمہ صحت کے عملے کی خدمات کے اعتراف کے طور پر 19 مارچ 2008ء کو انھیں توصیفی سرٹیفکیٹ دیئے۔

اس موقع پر یوایس ایڈ کی تعمیرنو ٹیم کی نائب سربراہ میریلی کین نے کہا کہ یوایس ایڈ پاکستان کے زلزلہ زدہ علاقوں کے لوگوں کے لئے علاج کی سہولتوں کو وسیع اور مربوط بنانے اور ان میں بہتری لانے کے لئے محکمہ صحت کے مقامی کارکنوں اور عام لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ آج عملے کے جن کارکنوں کو توصیفی سرٹیفکیٹ دیئے جا رہے ہیں، انھوں نے صحت کے مقامی انتظامات کو بہتر بنانے میں قابل قدر مدد دی ہے، تاکہ علاقے کے لوگوں کو علاج کرانے کی اچھی سہولیات حاصل ہوں۔

یوایس ایڈ کے اس منصوبے کی مدد سے، جسے صحت کی بنیادی سہولتوں کی بحالی اور انھیں مربوط بنانے کے منصوبے (پرائیڈ) کا نام دیا گیا ہے، باغ کے محکمہ صحت کے کارکنوں نے صحت کے مراکز میں بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگانے اور حفظان صحت کے انتظامات بہتر بنانے کے لئے نمایاں پیشرفت کی۔

توصیفی سرٹیفکیٹ تقسیم کرنے کی تقریب سے منسلک ایک اور تقریب بھی منعقد ہوئی، جس میں یوایس ایڈ، آزاد کشمیر اور ضلع باغ کے حکام نے طبی عملے کی دوران ملازمت تربیت کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کا بھی افتتاح کیا۔ نئی تعمیر ہونے والی عمارت، جس پر 100,000 ڈالر لاگت آئے گی، اُس عمارت کی جگہ لے گی، جو اکتوبر 2005 کے زلزلے میں تباہ ہوگئی تھی۔

پرائیڈ منصوبہ باغ اور مانسہرہ کے ضلعوں میں صحت کے 95 بنیادی یونٹوں اور 22 دیہی مراکز صحت میں ابتدائی علاج کے پروگراموں کے لئے مدد دے رہا ہے۔ یہ منصوبہ، زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیرنو کے لئے یوایس ایڈ کے 200 ملین ڈالر کے چار سالہ امدادی پروگرام کا حصہ ہے۔ اس کے تحت صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں اسکول اور ہسپتال تعمیر کئے جا رہے ہیں، علاج معالجے اور تعلیم کی معیاری سہولتوں کی فراہمی میں مدد دی جا رہی ہے اور اقتصادی سرگرمیوں میں بہتری لائی جا رہی ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کونڈو لیزا رائس خواتین کے تحفظ کے قوانین کے نفاذ کی ضرورت کے بارے میں خواتین ماہرین قانون کی گول میز کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں۔

سپریم کورٹ کی ریٹائرڈ ایسوسی ایٹ جج جسٹس سانڈرا ڈے او کونر گول میز کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کر رہی ہیں۔ سانڈرا ڈے امریکہ کی پہلی خاتون تھیں جو سپریم کورٹ کی جج مقرر کی گئیں۔

دعووں سے آگے بڑھ کر خواتین کیلئے عدل و انصاف کی کوششیں

واشنگٹن میں خواتین کے لئے انصاف کے موضوع پر گول میز کانفرنس

ڈپٹی اٹارنی جنرل ناہیدہ محبوب الٰہی واشنگٹن ڈی سی میں خواتین ماہرین قانون کی گول میز کانفرنس میں شریک ہیں۔

امریکی وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس نے خواتین کو بااختیار بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں اس حکمت عملی کو ترجیح دی جانی چاہیئے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار 12 مارچ کو واشنگٹن میں محکمہ خارجہ کے زیر اہتمام خواتین کے انصاف کے موضوع پر ایک گول میز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ کانفرنس دنیا بھر میں خواتین کے عالمی مہینہ کی مناسبت سے منعقد کی گئی تھی۔

وزیر خارجہ رائس نے کہا کہ جب ہم خواتین کو بااختیار بنانے کی بات کرتے ہیں تو دراصل ہم معاشروں کو بااختیار کرنے کی بات کر رہے ہوتے ہیں۔ آج کی جدید دنیا میں کوئی ملک ترقی کرنے کی توقع بھی نہیں کر سکتا اگر وہ اپنی نصف آبادی کو ایک طرف بٹھا دے جہاں وہ سیاسی اور معاشی طور پر کچھ کرنے کے قابل نہ ہو۔

لگ بھگ 70 وفاقی، ریاستی سطح کے اور بین الاقوامی جج اور ماہرین قانون نے اس گول میز کانفرنس میں حصہ لیا جس کا مقصد ماہرین قانون کو ایک جگہ جمع کر کے دنیا بھر میں عورتوں کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کے سدباب اور انصاف تک رسائی کیلئے غور و فکر کرنا تھا۔ 17 ملکوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین قانون بشمول پاکستان کی ڈپٹی اٹارنی جنرل ناہیدہ محبوب الٰہی نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

وزیر خارجہ رائس نے کہا کہ آج کی دنیا میں ہر تیسری عورت اپنی زندگی میں تشدد، بے حرمتی یا پھر زیادتی کا شکار ہوتی ہے۔ یہ تشدد اور اس سے پیدا ہونے والا مستقل خوف خاص طور پر جنگوں سے متاثرہ علاقوں میں زیادہ سنگین صورت اختیار کر جاتا ہے جہاں طاقت ور کمزور کا استحصال کرتا ہے اور جہاں قانون یا انصاف کی قوت انسانی جبلت کے اس گھناؤنے پہلو کو روکنے کیلئے موجود نہیں ہوتی اور جہاں بیشتر اوقات عورت ہی سب سے زیادہ نقصان اٹھاتی ہے۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ گھریلو تشدد کے مسئلہ کے حل اور خواتین کی انصاف تک رسائی کے لئے مساوی حقوق اور قانون کے تحت برابری کا سلوک ضروری تو ہے مگر منزل تک پہنچنے کیلئے بالکل بھی کافی نہیں ہے۔ ہم نے ادراک کر لیا ہے کہ قوانین سازی کافی نہیں ہے۔ موثر اور ذمہ دار حکومتوں کو قوانین کو لازماً نافذ کرنے چاہئیں۔

اُنہوں نے کانفرنس کے شرکاء ججوں اور وکلاء پر زور دیا کہ وہ نہ صرف قانون سازی کے عمل میں بھرپور کردار ادا کریں، بلکہ اُن کے منصفانہ طور پر لاگو کرنے کو بھی یقینی بنائیں۔

طلحہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہیلووین تہوار منا رہے ہیں۔

نوجوانوں کے تبادلہ اور تعلیم کا پروگرام: ایک قیمتی تجربہ

تحریر: محمد طلحہ قریشی

امریکہ میں قیام اور تعلیم حاصل کرنے کا میرا تجربہ اس وقت شروع ہوا، جب میں 8 جون2006 کو واشنگٹن ڈی سی پہنچا۔ میرے ساتھ یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام YES کے دوسرے پاکستانی طلبا بھی تھے۔ پروگرام کا آغاز رہنمائی کے سیشن سے ہوا، جس نے ہمیں ممکنہ ''ثقافتی جھٹکے'' کے لئے تیار کیا۔ اس کے جلد ہی بعد میں کولوراڈو روانہ ہوگیا۔ میری میزبان فیملی ''گرین لیز'' اور میرے مقامی رابطہ کار پام ویچ نے کولوراڈو اسپرنگز ایئرپورٹ پر میرا استقبال کیا۔ میں نے امریکہ میں ہائی اسکول کی زندگی کے لئے تیاری شروع کردی۔

شروع شروع میں مجھے نئی ثقافت سے ہم آہنگ ہونے میں کچھ مشکل پیش آئی، لیکن دو ہفتے کے اندر یہ مشکل دور ہوچکی تھی۔ کینن سٹی ہائی اسکول میں پہلے سیمسٹر میں میری پسندیدہ کلاس ایڈوانسڈ کمپیوٹر ایپلیکیشنز تھی۔ میں نے بعض کلبوں میں بھی شمولیت اختیار کرلی، جن میں ماحولیاتی کلب، ڈرامہ کلب، تقریری اور مباحثہ کلب، آرٹ کلب اور انٹرنیشنل کلب شامل تھے۔ میں نے باسکٹ بال کھیلنا بھی شروع کیا، لیکن رمضان المبارک کی آمد پر اسے ترک کردیا۔ میں نے ہسپانوی زبان بھی پڑھنی شروع کی اور یہ مجھے اتنی اچھی لگی کہ میں نے دوسرے سیمسٹر میں فرینچ کلاس چھوڑ کر اسپینش کلاس لے لی۔

ستمبر میں میں نے ڈرامے میں شرکت کے لئے ٹیسٹ دیا، جس میں کامیابی پر بڑی خوشی ہوئی۔ ہم روزنہ اسکول کے بعد تین چار گھنٹے ڈرامے کی ریہرسل کرتے تھے۔ ڈرامے کا نام تھا، ایم۔اے۔ایس۔ایچ ، جو دراصل مخفف تھا ''موبائل آرمی سرجیکل ہاسپٹل'' کا۔ اس ڈرامے میں میں نے ایک کورین فوجی ''ہوجون'' کا کردار ادا کیا۔ اسکول کے ڈرامہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے یہ کھیل نہائت کامیاب رہا۔ ہم نے نومبر میں بھی تین دن یہ کھیل پیش کیا۔ میری میزبان فیملی بھی یہ کھیل دیکھنے آئی اور میری اداکاری پسند کی۔ نومبر کے اواخر میں میں ڈرامہ کلب کے ساتھ ریاست کے دارالحکومت ڈینور گیا اور اداکاری کے بارے میں تین روزہ Thespian کانفرنس میں شرکت کی، جہاں میں نے اسٹیج پر اداکاری، تاثرات کے اظہار اور مکالموں کے بارے میں تربیت حاصل کی۔

میں نے ماحولیاتی کلب کے ساتھ خدمت خلق کے منصوبوں میں بھی حصہ لیا۔ ہم نے دریا، چڑیا گھر اور دوسرے مقامات کی سیر کی۔ ہم نے Halloween میں بھی خوب لطف اٹھایا، جہاں انٹرنیشنل کلب، فارن ایکسچینج کے تمام طلبا کو ''trick or treat'' نامی پروگرام میں شرکت کے لئے لے گیا۔ Halloween میں بڑا مزہ آیا، خصوصاً خدمت خلق کے منصوبوں میں۔ میں نے 30 گھنٹے تک ''پرزن میوزیم'' اور BooBash میں رضاکارانہ خدمات انجام دیں، جہاں مسخرہ بن کر بچوں کی دلچسپی کا سامان پیدا کیا۔

مجھے کرسمس کا بڑا انتظار تھا، کیونکہ میں پہلی بار کرسمس منا رہا تھا۔ کرسمس پر مجھے بہت سے تحفے ملے۔ کرسمس کی تقریبات کے بعد میں برف پر پھسلنے والے کھیل اسنوبورڈنگ کے لئے میزبان فیملی کے ساتھ Aspen گیا۔ میرے آبائی شہر کراچی میں کوئی برفباری نہیں ہوتی، اس لئے یہ کھیل میرے لئے بہت دلچسپی کا باعث تھا۔

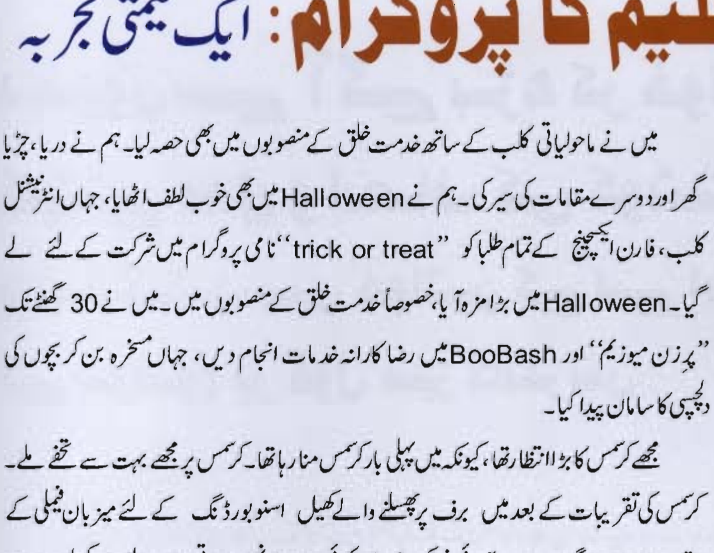

طلحہ کولوراڈو میں برف پر اسکیئنگ کی ایک تربیتی کلاس میں۔

کینن سٹی ہائی اسکول میں گریجویشن کے بعد اپنے سینئر دوستوں کے ہمراہ۔

مصنف کینن سٹی ہائی اسکول میں اپنی باسکٹ بال ٹیم کے کھلاڑیوں کے ہمراہ

جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے، ہسپانوی زبان کی کلاس میرے لئے بہت دلچسپی کا باعث تھی۔ میں نے یہ زبان اچھی خاصی سیکھ لی۔ جنوری کے اواخر میں کونسل برائے انٹرنیشنل ایجوکیشنل ایکسچینج CIEE کے تمام فارن ایکسچینج طلبا سکی (ski) کھیل میں حصہ لینے کے لئے Monarch گئے۔ یہ سفر بہت دلچسپ رہا، جہاں مجھے دوبارہ اسنوبورڈنگ کا موقع ملا۔

مجھے بولڈر، کولوراڈو میں YES لیڈرشپ اجتماع کے لئے منتخب کرلیا گیا۔ اس سے مجھے قائدانہ صلاحیتوں اور اچھے لیڈر کی خصوصیات کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ موسم بہار کی چھٹیوں میں میں شکاگو، الی نوئے گیا، جہاں میں نے کمنگز فیملی کے ہاں قیاں کیا۔ مجھے Windi City اور امریکہ کی بلند ترین عمارت Sears Tower دیکھنے کا بھی موقع ملا۔ میں جان ہین کاک بلڈنگ اور Navy Piers بھی گیا۔ اپریل میں ہم ڈینور گئے، جہاں ہم نے اسٹیٹ کیپیٹل بلڈنگ اور اندرون شہر کے علاقوں کی سیر کی۔

مئی کے آغاز پر مجھے احساس ہوا کہ امریکہ میں قیام کے لئے اب میرے پاس محض 47 دن رہ گئے ہیں۔ اس سے اداسی ہوئی لیکن وطن واپس جانے کی خوشی بھی تھی۔ تعلیم مکمل کرنے پر مجھے فخر محسوس ہورہا تھا۔ جب میں سرٹیفکیٹ وصول کرنے اسٹیج پر گیا تو میری میزبان فیملی اور دوستوں نے تالیاں بجاکر مجھے داد دی۔ میں نے محسوس کیا کہ میں پاکستان کا ایک کامیاب سفیر ثابت ہوا ہوں۔ میں نے 29 مئی 2007 کو اپنی ویں 16 سالگرہ منائی۔ میری میزبان امی نے سالگرہ کی پارٹی کا انتظام کیا، جس میں میرے دوستوں، اساتذہ اور آس پاس کے میرے جاننے والوں نے شرکت کی۔

میں 10 جون 2007 کو اپنی میزبان فیملی سے رخصت ہوکر واشنگٹن ڈی سی آ گیا۔ واشنگٹن میں سات دن گزارے، جو نہایت یادگار ثابت ہوئے۔ یہاں مجھے کیپیٹل ہل، وائیٹ ہاؤس اور ایک سینیٹر کے دفتر جانے کا موقع ملا۔

امریکہ میں ایکسچینج پروگرام کا سال مکمل کرنے پر میں اپنے والدین، رابطہ کار مس فرح کمال، YES پروگرام کی انچارج مس میری کرم، CIEE گرانٹ پروگرام کے مینیجر Kate Dunkerby، مقامی رابطہ کار پام وبچ، میزبان فیملی گرین لیز، ہائی اسکول کے پرنسپل ڈاکٹر Cindy Compton، انگلش کی ٹیچر مسز کراؤتھ، ڈرامہ ٹیچر مس ڈین، میزبان آنٹی لِنڈا کارلسن اور امریکہ میں تمام دوستوں کا شکرگزار ہوں۔

مصنف کولوراڈو میں امریکی دوستوں کے ساتھ پاکستان کا یوم آزادی منارہے ہیں۔

پاکستان نے خواتین رہنماؤں کی راہ میں حائل رکاوٹیں توڑدیں:

سفیر پیٹرسن

سفیر امریکہ این ڈبلیو پیٹرسن نے گزشتہ دنوں اسلام آباد میں پاکستان کی پارلیمنٹ کی نئی منتخب ہونے والی خاتون ارکان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔اس موقع پر انھوں نے جن خیالات کا اظہار کیا، اس کے اقتباسات پیش خدمت ہیں:

" مجھے اپنے گھر پر ممتاز خواتین کا خیرمقدم کرتے ہوئے نہایت خوشی محسوس ہورہی ہے۔اس کمرے پر نگاہ ڈال کر بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں بڑی تعداد میں خاتون لیڈر موجود ہیں، جو سیاست، بزنس، تعلیم اور پرائیویٹ رضا کار گروپوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مجھے امید ہے آج رات کا یہ اجتماع ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ایک آغاز ثابت ہوگا۔اس طرح ہم سب مشترکہ مسائل معلوم کرسکیں گے اوران کے حل کے لئے مل کر کام کرسکیں گے۔

پاکستان میں 75 خاتون ارکان پارلیمنٹ نے حلف اٹھایا، جو ملک کی تاریخ میں ایک غیر معمولی تعداد ہے۔ میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ قومی اسمبلی نے اپنی کارروائی کے آغاز پر ایک خاتون ،ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کو اپنا اسپیکر منتخب کیا۔ایک خاتون کے قومی اسمبلی کے سربراہ مقرر ہونے پر ہم سب کو خوشی ہوئی۔

پاکستان کے لوگوں کے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ پاکستان نے کئی لحاظ سے دنیا بھر کی خاتون لیڈروں کی راہ میں حائل رکاوٹیں توڑنے میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔اس کی اہمیت کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ خود میرے ملک میں اب کہیں جاکر ایک خاتون صدارت کے عہدے کی ممکنہ امیدوار بنی ہیں اور صرف پچھلے سال ایک خاتون ایوان نمائندگان کی اسپیکر مقرر ہوئی ہیں اور یہ امریکہ کی آزادی کے 218 سال گزرنے کے بعد ہوا ہے۔امریکہ میں خواتین کو ووٹ کا حق دینے میں تقریباً 150 سال کا عرصہ لگا۔

یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرینیز رکن قومی اسمبلی شہناز علی کے ساتھ۔

امریکی سفارتخانہ کے پولیٹیکل قونصلر کیڈینس پٹنم (دائیں) پروگریسو ویمنز ایسوسی ایشن کی ڈائریکٹر شہناز بخاری اور رکن قومی اسمبلی فوزیہ حبیب کے ہمراہ۔

بےنظیر بھٹوان اولین خواتین میں شامل ہیں، جو حکومت کی سربراہ بنیں۔انھوں نے ایک مسلم لیڈر کی حیثیت سے اپنا لوہا منوایا۔اگرچہ انھیں اس قائدانہ کردار کی بھاری قیمت چکانی پڑی، لیکن ان کی قائم کردہ مثال زندہ ہے اور ہم سب کو دعوت عمل دیتی ہے۔اگر ''جمہوریت کسی واقعے کا نام نہیں، بلکہ عمل کا نام ہے تو پھر پچھلے ماہ کے الیکشن اس سمت میں ایک نہایت اہم قدم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

خواتین کی سوچ اور ترجیحات اپنے ہم منصب مرد ارکان سے مختلف ہوسکتی ہیں، لیکن یہ اختلافات در حقیقت پاکستان میں جمہوریت کو مضبوط بنائیں گے۔ سیاسی زندگی میں خواتین کی موجودگی، خواتین کی تعلیم اور صحت میں بہتری لانے کے لئے بہت اہم ثابت ہوتی ہے جو کہ سیاسی ترقی کا سب سے بڑا محرک ہے۔

ہم سب باقی خواتین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم نئی منتخب ہونے والی خواتین رہنماؤں کی اور دوسرے مختلف شعبوں میں کام کرنے والی خواتین کی حوصلہ افزائی کریں۔

Pakistan Broke Barriers for Women Leaders:
Ambassador Patterson

Ambassador Patterson with MNA Khush Bakh Shujaat and Sadia Sher.

Following are excerpts from Ambassador Anne W. Patterson's remarks at a reception she hosted for new women parliamentarians in Islamabad.

"It is a pleasure to welcome such a distinguished group to my home. As you can probably already tell from looking around the room, Pakistan has many female leaders – from political life, from business, from education, and from private voluntary groups. I hope tonight's gathering is only the beginning for all of us to get to know each other better. As we do, I am sure we will discover shared concerns and work together on these issues.

Seventy-five women parliamentarians -- an unprecedented number in Pakistan's history -- were sworn in. Congratulations! Notably, in its first order of business, the National Assembly elected Pakistan's first female Speaker, Dr. Fahmida Mirza. We were all pleased to see a woman elected to lead this august body.

In many ways, and no surprise to those who know the real Pakistan, your country has helped break barriers for women leaders in all fields around the world. In my own country, we only now have the first possible female presidential nominee, and only last year the first female Speaker of the House, and this after 218 years. Unfortunately, it took nearly 150 years to even grant women the right to vote in the U.S.

Ambassador Patterson hosted a reception at her residence in honor of Pakistan's women parliamentarians.

U.S. Embassy Deputy Chief of Mission Peter Bodde and Mrs. Tanya Bodde with MNA Donya Aziz.

Of course, Benazir Bhutto blazed trails as one of the first female heads of government, and she earned her position as a Muslim leader. I only had the privilege to know her for a short while. She was an inspirational figure for all young women around the world. Assuming a leadership role came at a heavy price, as we so sadly saw with her assassination. But her example undoubtedly lives on and challenges us here tonight.

If 'democracy is a process, not an event,' then last month's elections represented a notable step in that process. While the perspectives and priorities of women may be different from those of your male counterparts, these differences will strengthen Pakistan's democracy. The presence of women in political life has been key to improving education and health for women -- the greatest driver of social development.

The rest of us have a responsibility to support and encourage these newly elected leaders, as well as women in our respective fields."